

## 9589- خاوند دوکان سے مال چوری کرتا ہے اور دلیل یہ دیتا ہے کہ صاحب دوکان قیمت میں اضافہ کرتا ہے

### سوال

میں اپنے خاوند کو تین برس سے جانتی ہوں اور وہ خالصتاً مسلمان شخص ہے دو ماہ قبل وہ ایک سپر مارکیٹ سے خریداری کرنے گیا تو مارکیٹ میں دوسری دوکانوں کی نسبت قیمتیں زیادہ تھیں تو اس نے وہاں سے کوئی چیز چوری کر لی اور عذر یہ پیش کیا کہ وہ دھوکے پر راضی نہیں۔

اور دو ہفتے قبل اس نے تقریب میں جانے کے لیے ایک سوٹ کرایہ پر حاصل کیا، اور پھر شرٹ اور ٹائی خریدنے گیا تو شرٹ اور ٹائی ایک پیکیٹ میں رکھی تھی اسے اٹھایا اور مارکیٹ والوں نے اس پر تہمت لگائی کہ اس نے ڈسکاؤنٹ حاصل کرنے کے لیے ایک ہی پیکیٹ میں رکھا ہے، لیکن یہ بات صحیح نہ تھی، لہذا اس نے سٹور والوں کو سزا دینے کے لیے 900 ڈالر کا سوٹ چرایا اور اس کی جگہ پچاس ڈالر کا کرایہ پر حاصل کردہ سوٹ رکھ دیا، تو میں نے اسے کہا کہ ایسا کرنا حرام ہے، وہ چور تو نہیں بلکہ ایک ملتزم مسلمان شخص ہے۔

لہذا میں اسے کیا کہوں جس سے وہ اس پر مطمئن ہو جائے کہ ایسا کرنا حرام اور چوری ہے؟

### پسندیدہ جواب

#### 1- جو کچھ آپ

نے ذکر کیا ہے اس سے ہمیں آپ کے خاوند کے اس فعل پر تعجب ہوا ہے، اور ہمیں اس پر بھی بہت تعجب ہے کہ آپ نے خاوند کے بارہ میں یہ وصف بیان کیا ہے کہ وہ چور نہیں بلکہ ایک التزام کرنے والا مسلمان شخص ہے، حالانکہ وہ ایسا عمل کر رہا ہے جو کسی عام مسلمان پر مخفی نہیں کہ وہ حرام ہے چہ جائیکہ مسلمان علماء کرام پر۔

ہمارے پاس چوری کے حکم کے علاوہ تو اور کوئی چیز نہیں جو آپ اسے بتائیں، اور یہ کہ چوری کرنا حرام ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کا ہاتھ کاٹ دو یہ اس کا بدلہ ہے جو انہوں نے کیا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے﴾۔ المائدہ (38)

لہذا شریعت اسلامیہ میں چوری کی حد دایاں ہاتھ کاٹنا ہے۔ اور چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد بھی وہ اس وقت تک بری الذمہ نہیں ہو سکتا جب تک حقدار کا حق اس کو واپس نہ کر دے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر یہ  
فرمایا ہے :

﴿اور تم آپس میں ایک دوسرے کا مال  
باطل طریقہ سے نہ کھاؤ﴾ البقرة (188)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قربانی والے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

لوگو یہ کونسا دن ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا یہ یوم حرام ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یہ شہر کونسا ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا یہ حرمت والا شہر ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: یہ مینہ کونسا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: حرمت والا مینہ ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلاشبہ اس دن اور مینہ اور اس شہر کی حرمت کی طرح تمہارا آپس میں ایک دوسرے کا خون اور مال اور عزتیں تم پر حرام ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کئی بار دہرایا اور پھر اپنا سر اٹھا کر کہنے لگے: اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ کتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بلاشبہ یہ ان کی امت کو وصیت تھی، لہذا حاضر شخص غائب تک پہنچا دے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1652)

اور صحیحین میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ بتائیں کہ اگر کوئی شخص آکر میرا مال لینا چاہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: تم اسے اپنا مال نہ دو، وہ شخص کہنے لگا: یہ بتائیں کہ اگر وہ

مجھ سے لڑائی کرے تو؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا:

تم بھی اس سے لڑو، وہ شخص کہنے لگا:  
اچھا یہ بتائیں کہ اگر وہ مجھے قتل کر دے تو؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
تو تم شہید ہو گے، اس شخص نے کہا: مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں نے اسے قتل کر دیا تو؟ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آگ میں جانے گا۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (140)

ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی  
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے وہ خود  
چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، اور رسی چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا  
جاتا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (6401) صحیح مسلم حدیث نمبر (1687)۔

اور یہ کہ وہ اپنے لیے چوری اس لیے مباح  
کر لے کہ اسے دھوکہ دیا جاتا ہے: یہ شیطانی جیلہ اور تلبیس ہے، اس لیے کہ حرام کا  
مقابلہ اسی طرح کے حرام کام سے نہیں کیا جاتا۔

یہ تو اس کے قول کو تسلیم کرتے ہوئے ہے وگرنہ  
اصل بات تو یہی ہے کہ بائع یعنی فروخت کرنے والے کو حق حاصل ہے کہ وہ جس قیمت پر چاہے  
اپنی اشیاء فروخت کرے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

(بائع اور مشتری جب تک جدا نہیں  
ہوتے انہیں اختیار حاصل ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1973) صحیح مسلم حدیث نمبر (1532)۔

لہذا جب اسے اشیاء کی قیمت پسند نہیں  
تو قیمت کم کرنا اس کا حق ہے یہ نہیں کہ اسے اٹھا ہی لے، لہذا اگر اسے قیمت اچھی لگے  
تو خرید لے وگرنہ وہ دوسری دوکان پر چلا جائے۔

اور بطور سزا سٹور سے نو سو ڈالر کی  
اشیاء کا چوری کرنا یہ بھی حرام ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

۔ اگر تمہیں سزا دی جائے تو تم بھی  
اتنی ہی سزا دو جتنی تمہیں دی گئی ہے۔

اس لیے انسان یہ جائز نہیں کہ اگر وہ  
مظلوم ہو تو جو چاہے لے لے، بلکہ اگر وہ اپنے سلب کردہ حق سے زیادہ لیتا ہے تو وہ  
دوسرا ظالم بن جائے گا۔

یہ تو اس صورت میں ہے جب آپ کے خاوند  
پر سٹور والوں نے ظلم کیا، لیکن جو ظاہر ہو رہا ہے وہ اس طرح نہیں بلکہ اس کے خلاف ہے،  
کسی غلط گمان کی وجہ سے معاملہ میں زیادتی نہیں کی جاسکتی، تو کیا آپ کا خاوند اس  
پر راضی ہوگا کہ اگر کوئی اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے؟ اس میں شک ہونے کی بنا پر اس  
سے نصف مبلغ چوری کر لے تو کیا وہ راضی ہوگا؟

اس کا جواب معلوم ہے کہ نفی میں ہی  
ہوگا، لہذا اسی طرح خود اس کے لیے بھی اس دوکاندار کے ساتھ ایسا کرنا حلال نہیں۔

ہم آپ کو وصیت کرتے ہیں کہ آپ اسے یہ  
بتائیں کہ دنیا زائل ہونے والی چیز ہے، اور انسان نے روز قیامت اپنے رب سے اپنے اعمال کے ساتھ  
ملاقات کرنی ہے، اور چوری کرنا دنیا و آخرت دونوں میں ذلت و رسوائی کا کام ہے۔

دنیا میں چوری کرنے والے کے مال سے  
برکت جاتی رہتی اور ختم ہو جاتی ہے بلکہ اس کی ساری زندگی سے ہی برکت ختم ہو جاتی ہے،  
اور پھر لوگوں کے مابین اسے ذلت و رسوائی حاصل ہوتی ہے۔

اور آخرت میں اس سے بھی زیادہ اور  
شدید قسم کی رسوائی ہوگی اسے مندرجہ ذیل حدیث پر غور و فکر کرنا چاہیے:

ابو حمید الساعدي رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اللہ کی قسم تم میں سے جو کوئی بھی  
ناحق چیز لیے گا وہ روز قیامت اسے اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا، میں تم میں سے  
وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اونٹ اٹھائے ہوئے ہوگا اور وہ اونٹ آواز نکال رہا ہوگا، یا  
گائے اٹھائی ہوئی ہوگی اس کی آواز ہوگی، یا بکری اٹھا رکھی ہوگی اور وہ منار ہی

ہوگی، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بلند کیا حتیٰ کہ بغل کی سفیدی  
نظر آنے لگی اور فرمایا: اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟ (صحیح بخاری حدیث نمبر 6578)  
(صحیح مسلم حدیث نمبر 1832).

واللہ اعلم